کے اسباب کیا تھے؟ جناب وزیر اعظم اور ان کی جماعت مسلم لیگ کے لئے یہ سوال فکر انگیز ہے وہ حکومت کے رویوں سے مایوس ہو کر اس راستے پر آنکلے ہیں یا کسی سازش کے تحت؟ جواب مسلم لیگ ہی کے ذمہ ہے لیکن اے این پی اور ایم کیو ایم کی قیادت کو بھی اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے۔ پاکستان کی سلامتی اور بقا تو اختلافی مسئلہ نہیں۔ اسے ہی مقدم سمجھ لیں اور پاکستان کے حال پر رحم کریں۔

"بسنت"........... کافرانہ ثقافت

گزشتہ ماہ لاہور میں ترقی پذیر ملک کے ترقی پسند پاکستانیوں نے بسنت کا تہوار منایا۔ پاکستان ٹیلیویژن، ایس ٹی این اور اخبارات نے اس خالص کافرانہ رسم بد کو فروغ دینے میں جو گھناؤنا کردار ادا کیا وہ یقیناً ایک قومی جرم ہے۔ قیام پاکستان سے قبل ہندو اور سکھ مل جل کر یہ تہوار منایا کرتے تھے۔ بعض مسلمانوں کو نام نہاد رواداری کا ہیضہ ہوتا تو وہ بھی اس گنگا میں نہا لیتے۔ ہندو اور سکھ بھی اپنے اس تہوار کو کسی سلیقے سے منایا کرتے۔ لیکن یہ صورت حال نہ تھی جواب ہے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی زبانی آج کا پیش منظر کچھ یوں ہے۔

"لاہور میں بسنت کا تہوار جوش و خروش سے منایا گیا، دکانوں پر پتنگیں ختم ہو گئیں۔ زبردست مہنگائی، لوگوں نے منہ مانگے دام دیکر پتنگیں خریدیں، ۴۰۰ افراد زخمی، ۵۰ زخمیوں کی ہسپتال میں حالت نازک، ۵ ہلاک، ۶۳ گرفتار، ایک بندوق، ۶ ماؤزر، ۳ ریوالور، ۳ شاٹ گنیں، ۲ بارہ بور کی شاٹ گنیں، ۳۳ میوزک ڈیک اور ۱۴ لاوڈ سپیکر، پولیس نے قبضہ میں لے لئے۔ بجلی کے کئی ٹرانسفارمر خراب، بلاکتیں فائرنگ اور دھاتی تار سے اڑائی جانے والی پتنگوں کے بجلی کے تاروں میں الجھنے سے ہوئیں، بڑی کوٹھیوں اور بنگلوں میں جشن، جوان لڑکیوں اور لڑکوں کی کلاشنکوف سے فائرنگ، بھنگڑے، لڈی ناچ، گانے، بوکاٹا اور موسیقی کی دھنوں کے شور میں زبردست پتنگ بازی، کروڑوں کا جوا، شرطیں اور بڑھکیں۔ قصر حمید شاہ جمال میں بڑی تقریب، امریکی سفارت کار ڈین موزینو، بھارتی مہمان ہندوؤں اور سکھوں، پیپلز پارٹی کی مرکزی اور صوبائی قیادت کی بھرپور شرکت، پی پی رہنماؤں، پولیس اور عوام کا مشترکہ بھنگڑا اور بھنگڑے میں زبردست پیچ لڑاتے رہے۔ ٹیلی ویژن سے امریکی سفارت کار کے تاثرات بھی نشر کئے گئے۔"

اگر آپ شریف آدمی ہیں تو اس منظر کو سامنے رکھ کر خود فیصلہ کیجیے۔ اس بدتمیزی،

بدتہذیبی، ظلم وسفاکی، اسراف و فضول خرچی اور بدمعاشی کو آپ کیا نام دیں گے۔ یہ سرمایہ داروں، صنعتکاروں، جاگیرداروں، اداکاروں اور دولت کے پجاریوں کی خرمستیاں اور بدمستیاں ہی تو ہیں۔ یہ خبیث لوگ دولت کے بل بوتے پر کافروں کے دلاّل بن کر مسلمانوں سے ان کی تہذیب، ثقافت، دین، کردار، اخلاق، اور شناخت سب کچھ چھیننا چاہتے ہیں۔ بقاءِ ثقافت اور فروغِ رواداری کے نام پر یہ طوفان بدتمیزی حکمرانوں کی ناک کے نیچے برپا ہوا اور وہ لیلائے اقتدار سے شب باشی کے نشہ میں بدمست ہو کر یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ اس روش بد کو بے ضمیری، بے غیرتی بے حسی، اور بے شرمی کے علاوہ اور کیا نام دیا جاسکتا ہے۔

کیا یہی تکمیلِ پاکستان کا پروگرام ہے؟ کیا ۲۰۱۰ء کا ترقیاتی پروگرام یہی ہے؟ جناب نوازشریف کی انتخابی تقریر میں خلافتِ راشدہ کا نظام قائم کرنے کا وعدہ اور عہد کہاں ہے؟ لاہور میں سیاسی "بسنتوں" لُقوں، لفنگوں اور شُہدوں نے جس بے حیائی کے ساتھ دینی تہذیب اور دینی کردار کے قتلِ عام کا شرمناک مظاہرہ کیا اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکمرانوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگرچہ سابقہ تمام حکمرانوں نے بھی اپنے اپنے عہد اقتدار میں ان قباحتوں کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ لیکن اب تو موجودہ حکمرانوں سے ہی شکوہ کیا جائیگا۔ یہ تو پیپلز پارٹی کا کلچر تھا! مسلم لیگ کو کیا ہوا؟ یہ حقیقت نہیں کہ تم دونوں ایک ہو؟ اگر نہیں تو پھر یہ سب کچھ کیوں ہوا اور کیوں ہو رہا ہے؟

ان سطور کے ذریعے ہم پاکستان کے ۹۹ فیصد مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں کافرانہ تہذیب و ثقافت کے فروغ کے تمام راستے بند کرے۔ نیو ائیر نائٹ پر ہونے والی حرامکاری اور بدمعاشی کو بند کرے۔ ذرائع ابلاغ پر کنٹرول کرے۔ امریکی و بھارتی دلالوں کو نکیل ڈالے اور خرمستوں کو لگام دے۔ ورنہ اس فکری حرامکاری میں ملوث افراد اور ادارے اس کے نتائج بھی بھگتیں گے۔ یہ ملک ہمارا ہے، ہم مسلمان ہیں، ہم اپنی شناخت، اپنی تہذیب وثقافت، اپنے دین اور اپنے کردار واخلاق کی پوری قوت سے حفاظت کریں گے۔ ہم سے جو ہو سکا وہ کر گزریں گے اور اپنی سچی اقدار بہر قیمت مٹنے نہیں دیں گے۔

کہے دیتے ہیں ہم دھوکا نہ کھانا
ہماری اب طبیعت وہ نہیں ہے